مولانا محمد فرید صاحب

خاندانی منصوبہ بندی شرعی نقطۂ نظر سے

ایک سوال اور اس کا جواب

مکرمی جناب شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب

سلام مسنون۔

دنیا کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی ماہرین اقتصادیات و عمرانیات کے پیش نظر ایک ہولناک مسئلے کی صورت جلوہ گر ہے۔ اگر اس مسئلے پر محض اقتصادی یا عمرانی نقطۂ نظر سے بحث کی جائے تو تحدید النسل ناگزیر معلوم ہوتی ہے۔ تاہم مسلم معاشرے میں کسی تحریک کے آغاز سے پیشتر اسکی شرعی حیثیت کا تعین ضروری ہے۔

میں ایک تحقیقی ادارے سے وابستہ ہوں۔ "اسلام اور خاندانی منصوبہ بندی" کے موضوع پر کام کر رہا ہوں۔ میرے پیش نظر کوئی سیاسی مصلحت نہیں، ہر قسم کے دباؤ سے بے نیاز محض دین کی خدمت کے جذبہ کے تحت میں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس عظیم ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے کے لئے مجھے ہر وقت علمائے وقت کی راہنمائی کی ضرورت ہے۔ امید ہے آپ اپنے قیمتی وقت میں سے چند لمحات نکال کر میری راہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل امور پر روشنی ڈالیں گے۔

ا۔ آپ کے خیال میں "خاندانی منصوبہ بندی" مذہبی نقطۂ نظر سے جائز ہے یا نہیں۔؟

ب۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں عزل کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟

ج۔ فقہائے کرام نے کن صورتوں میں ایک شادی شدہ جوڑے کو عزل پر عمل پیرا ہونے کی اجازت دی ہے۔؟

۱۔ آیا تحریک کی صورت ضبط تولید کے مختلف طریقوں کی ہمہ گیر اشاعت شرعی نقطۂ نظر سے جائز ہے یا نہیں۔؟

۲۔ اگر نہیں، تو اس سے کون سی خرابیوں کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔؟ نیز ان خرابیوں کے تدارک کے لئے آپ کی تجاویز!

۳۔ غزل کے علاوہ ضبط تولید کے دیگر جدید طریقوں پر عمل کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب از دارالافتاء

آنجناب کا سوالنامہ ملا۔ خاندانی منصوبہ بندی کے بارہ میں ہماری رائے جو شرعی نصوص اور فقہائے امت کی آراء پر مبنی ہے حسب ذیل ہے۔

دنیا کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے ہولناک نتائج کی بناء پر تحدید النسل کرنا جبکہ جبری اور حاکمانہ طور سے ہو یا تحریک کے طور سے ہو مسلمانوں کے شایان شان نہیں ہے۔ ایک موحد اور مسلم قوم کے لئے یہ ہرگز زیبا نہیں کہ املاق اور تنگدستی کے خطرہ کی بناء پر مشرکین عرب کیطرح واد (خفی) میں مبتلا ہو، نیز جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین جنکی عاقبت اندیشی ہمدردی اور شفقت علی الخلق میں کوئی شبہ نہیں ہے، انہوں نے عرب جیسے ریگستان اور بے آب و گیاہ ملک میں تحدید النسل کا حکم یا مشورہ نہ دیا حالانکہ وہاں قحط کا خطرہ بلکہ اس کا متحقق ہونا ان کو محسوس تھا بلکہ بجائے تحدید کے تکثیر نسل کا مشورہ دیتے ہوئے فرمایا: تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم۔ تو مسلمان معاشرہ کیلئے یہ کب زیبا ہو سکتا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اتباع چھوڑ کر ہر معاملہ میں مغربیت کی اندھی تقلید کرے اور تقلید بھی اس درجہ کی کہ اگر آج ہی مغرب کی طرف سے تکثیر نسل کا اشارہ بھی ہو جائے تو فوراً اس کے صواب اور حق ہونے پر مصر ہوں گے۔ الغرض اس مسئلہ کا حل اقتصادی و عمرانی نقطۂ نظر سے تحدید نسل نہیں جو شان رزاقیت خداوندی پر اعتماد اور توحید کے خلاف ہے بلکہ اس کا علاج یہ ہے کہ خداوند کریم نے اس زمین اور کائنات میں رزق و معاش کے جو بے انتہا اور بے حد و حساب خزائن ودیعت فرمائے ہیں۔ خدا کی دی ہوئی عقل و ادراک سے کام لیکر رزق بڑھانے اور زیادہ سے زیادہ پیداوار فراہم کرنے کے ذرائع کام میں لائے جائیں، بنجر زمین کو قابل کاشت بنائیں، زمینداروں کی زرعی ترقی میں رہنمائی کریں، زمین کا غیر ضروری پیداوار از قسم تمباکو کی تحدید یا اس کا خاتمہ کریں جس پر

انسان کی بنیادی ضروریات کا کوئی مدار نہیں ۔۔۔۔ اس تمہیدی بحث کے بعد بالترتیب جوابات مختصراً عرض کئے جاتے ہیں ۔۔۔۔

لف ۔ حاکمانہ اور جبری طور سے نیز ہمہ گیر اور اجتماعی تحریک کے طور سے ناجائز ہے ۔۔۔ اور بلاجبر و اکراہ انفرادی طور سے کسی ضرورت کی بناء پر جائز ہے۔

ب ۔ جائز ہے مگر خلاف اولیٰ ہے لیکن یہ جواز بھی اس وقت ہے جبکہ یہ امر مفاسد پر مشتمل نہ ہو جو مباحات مفاسد کا ذریعہ بنیں وہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ناجائز ہیں اسی طرح اس کے محرکات اور بواعث بھی از روئے شرع مذموم نہ ہوں۔

ج ۔ عزل ضرورتمند اور معذور اشخاص کیلئے جائز ہے اور تقلید اہل مغرب کی وجہ سے یا اقتصادی نقطۂ نگاہ سے ناجائز ہے، جیسا کہ کھڑا ہو کر پیشاب کرنا اور جو لوگ اسے ایک تحریک کی شکل دے رہے ہیں ان کے نزدیک اس کا ایک معاشی مسئلہ کا حل ہونا ذہنی غلامی کا ثبوت ہے۔

د ۔ ضرورتمند اور معذور کیلئے انفرادی طور سے بلا جبر و اکراہ جائز ہیں جبکہ مفاسد پر مشتمل نہ ہوں لیکن مفاسد پر اشتمال یقینی ہے، اس لئے اسے تحریک کی شکل میں چلانا بہر حال ناجائز ہے۔

ہ ۔ اللہ تعالیٰ کی صفت رازقیت اور صفت تقدیر سے غفلت اور کثرت زنا کی لعنت اس کے اہم مفاسد ہیں۔ جن کا تدارک اگرچہ زبانی طور سے ممکن ہے لیکن عملی طور سے ناممکن ہے ۔۔۔

و ۔ صاحب عذر اور ضرورتمند کیلئے دوسرے طرق بھی انفرادی طور سے جائز ہیں البتہ جو طریقے مفاسد پر مشتمل ہوں جیسے نس بندی کی صورت یا مستقل طور پر قوت تولید زوج یا زوجہ کا خاتمہ کرانا جو از قبیل تغیر خلق اللہ بھی ہے۔ اس کا ارتکاب ناجائز ہے۔ اس قسم مفاسد پر اشتمال ضروری ہے، لہٰذا ہم اس تحریک کے جواز کا فتویٰ نہیں دے سکتے ہیں۔ جو لوگ نصوص کتاب و سنت اور فقہائے کرام کے اقوال و آراء کو کھینچ تان کر اپنی مطلب برآری کے لئے اس تحریک کا جواز ڈھونڈنا چاہتے ہیں ان کی تحقیقات کا جو در اصل تاویل و تحریف ہے کوئی اعتبار نہیں۔

مولانا محمد فرید صاحب مفتی دارالعلوم حقانیہ
اکوڑہ خٹک